السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تامرگ بھوک ہڑتال کرنا اسلام میں جائز ہے یا ناجائز؟ (۱)

اور اگر ناجائز ہے تو اس کی شرعی سزا کیا ہے؟ (۲)

تامرگ بھوک ہڑتال کرنے والے کی حمایت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (۳)

اگر ناجائز ہے تو اس کی سزا کیا ہوگی؟ (۴)

(علمائے کرام کا تامرگ بھوک ہڑتال کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا کیسا ہے؟ (گلفام نبی میمن ۔ حیدرآباد) (۲۱ فروری ۱۹۹۲ء (۵)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تامرگ بھوک ہڑتال کرنا غیر اسلامی تصور اور اللہ کی رحمت سے یاس اور ناامیدی کی عکاسی کرتا ہے ۔ ایک مومن کے لائق نہیں ہے کہ لمحہ بھر بھی اپنے محسن اعظم اللہ رب العزت سے روگردانی کر کے تعلق منقطع کرے ۔ نفع و نقصان اور خیر و شر سب اسی کے ہاتھ میں ہے ۔

کائنات کے فہیم ترین انسان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو رسولِ اعظم ﷺ نے فرمایا تھا:

واعْلَمْ اَنَّ الاُمَّةَ لَوِاجْتَمَعَت عَلَى اَن يَنفَعُوكَ بِشَئٍ لَم يَنفَعُوكَ اِلاَّ بِشَئٍ قَدكَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِاجْتَمَعُوا عَلَى اَن يَضُرُّوكَ بِشَئٍ لَم يَضُرُّوكَ اِلاَّ بِشَئٍ قَدكَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيكَ، رُفِعَتِ الاَقلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ' (سنن الترمذی، وقال حدیث حسن صحیح، ' رقم: ۲۵۱۶، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، رقم: ۴۲۵)

''یعنی سب لوگ جمع ہو کر اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچانا چاہیں تو صرف اسی قدر دے سکتے ہیں جو کچھ اللہ نے تیرے لیے لکھا ہے ۔ اور اگر سب لوگ جمع ہو کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو صرف اسی قدر پہنچا سکتے ہیں جو تیرے مقدر میں ہے ۔ قلمیں کتابت سے فارغ ہو چکیں اور صحیفے خشکی کا مظہر ہیں ۔''

اور دوسری روایت میں ہے:

'اِحفَظِ اللّٰهَ تَجِدهُ اِمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِى الرَّخَاءِ يَعرِفكَ فِى الشِّدَّةِ' (مسند احمد، رقم: ۲۸۰۳، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۱۱۲۴۳ '

''یعنی اللہ سے تعلق پیدا کر تو اُسے سامنے پائے گا ۔ آسانی میں اسے راہ و رسم پیدا کر وہ سختی میںتجھے پہچان لے گا ۔''

قرآنِ مجید نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول بایں الفاظ نقل کیا ہے:

يٰبَنِىَّ اذهَبوا فَتَحَسَّسوا مِن يوسُفَ وَأَخيهِ وَلا تا۟يـَٔسوا مِن رَوحِ اللَّهِ إِنَّهُ لا يا۟يـَٔسُ مِن رَوحِ اللَّهِ إِلَّا القَومُ الكٰفِرونَ 87 ... سورة یوسف

''بیٹا (یوں کرو کہ ایک دفعہ پھر) جاؤ اور یوسف اور ان کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ اللہ کی رحمت سے بے ایمان لوگ نااُمید ہوا کرتے ہیں ۔''

دوسری جگہ فرمایا:

أَمَّن يُجيبُ المُضطَرَّ إِذا دَعاهُ وَيَكشِفُ السّوءَ وَيَجعَلُكُم خُلَفاءَ الأَرضِ أَءِلٰهٌ مَعَ اللَّهِ قَليلًا ما تَذَكَّرونَ 62 ... سورة النمل

''بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دُور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے ۔ (ہرگز نہیں)''

نیز فرمایا :

وَلا تُلقوا بِأَيديكُم إِلَى التَّهلُكَةِ ... ١٩٥ ... سورة البقرة

نیز مصائب و مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپ ﷺ نماز میں منہمک ہو جاتے تھے۔

ان نصوصِ صریحہ سے معلوم ہوا کہ ہر حالت میں اعتماد بندوں کی بجائے صرف اللہ کی ذات پر ہونا چاہیے۔ کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا مفہوم بھی یہی ہے۔

اور اگر کوئی ناعاقبت اندیش اس حالت میں مرجاتا ہے تو اس نے علی وجہ البصیرت جہنم کا مہنگا سودا کیا ہے۔ اہل اصول فرماتے ہیں :

'مَن تَعجَّلَ بِشَيئٍ قَبلَ أَوَانِهٖ عُوقِبَت بِحُرمَانِهٖ'

دوسرے لفظوں میں اس فعل کا نام خودکشی بھی رکھا جا سکتا ہے جس کی وعید کے بارے میں کتاب و سنت میں بے شمار نصوص ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

بہر صورت فعل ہذا کے ارتکاب سے اجتناب ایک ضروری امر ہے۔ اس لیے کہ انسانی جسم چونکہ اللہ کی امانت ہے لہٰذا اس کی حفاظت بذمہ انسان ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَلا تَقتُلوا أَنفُسَكُم إِنَّ اللَّهَ كانَ بِكُم رَحيمًا ٢٩ ... سورة النساء

''اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک نہیں کہ اللہ تم پر مہربان ہے۔''

ذمہ داران سے مطالبات تسلیم کرانے کی بیسیوں شکلیں ہیں۔ کسی بھی مباح شکل کو بطورِ تدبیر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ بِیَدِهِ الخَیرُ اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِیرٌ

علماء پر ضروری ہے کہ منکر کا انکار کریں تاکہ فعل تقصیر سے بری الذمہ قرار پائیں۔ واللہ ولی التوفیق۔ اور مرتکب کی شرعی سزا صرف تائب ہونا ہے۔

(اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنبِ کَمَن لَا ذَنبَ لَهٗ' (سنن ابن ماجه، باب ذِكرِ التَّوبَةِ، رقم : ۴۲۵۲'

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد : 3، متفرقات : صفحہ : 606

محدث فتویٰ